نظرات

آہ! کیوں کر کہئے کہ علم وفضل اور تحقیق وتدقیق کی ایک اور شمع روشن گذشتہ ماہ اپریل کی ۲۹ر تاریخ کو گل ہوگئی یعنی مولانا مفتی سید مہدی حسن صاحب شاہجہانپوری نے اپنے وطن میں وفات پائی، مولانا کا سلسلۂ نسب بیس (۲۰) واسطوں سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے ملتا ہے، ساتویں پشت میں آپ کے جدِ امجد سید ابو اسحٰق ابراہیم عہدِ شاہجہانی میں بغداد سے ہندوستان آئے اور اورنگ آباد میں مقیم ہوگئے، حضرت مفتی صاحب ۱۳۰۰ ہجری میں شاہجہانپور کے محلہ کاکا خیل میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم وطن میں پائی، مفتی کفایت اللہ صاحب کے مدرسۂ امینیہ دہلی میں درسیات کی تکمیل کی پھر دیوبند جاکر حضرت شیخ الہندؒ سے صحیح بخاری اور ترمذی کا درس لیا، اگرچہ بیعت حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ سے تھے لیکن خلافت واجازت حضرت کے خلیفۂ مجاز مولانا شیخ شفیع الدین مہاجر مکیؒ سے لی، کم وبیش تیس برس راندیر ضلع سورت میں مقیم رہ کر درس وافتا کی خدمات انجام دیں، پھر صدر مفتی کے عہدہ پر دیوبند چلے آئے، تقریباً اٹھارہ برس کے بعد مسلسل بیماری اور ضعیفی کے باعث وطن چلے گئے، یہاں آخر دم تک صاحبِ فراش ہونے کے باوجود افتا اور مطالعۂ کتب کا مشغلہ برابر جاری رہا۔ حدیث اور فقہ مولانا کے خاص فن تھے، چھوٹی بڑی متعدد کتابیں تصنیف کیں، لیکن علمی تحقیق وتدقیق، دقتِ نظر اور وسعتِ مطالعہ کا شاہکار یہ کتابیں ہیں: (۱) امام محمد کی کتاب الحجۃ علی اہل المدینۃ کی تحقیق وترتیب اور اس پر تعلیقات وحواشی، پوری کتاب